Anwar al-Sirah: International Research Journal for the Study of the Prophet Muhammad (PBUH)'s Biography
ISSN: 3006-7766 (online)and 3006-7758 (print)
Open Access: https://journals.iub.edu.pk/index.php/anwaralsirah/index
Published by: Seerat Chair, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں ماحولیاتی تغیرات سے متعلق ابلاغی وسیاسی ذمہ داریوں کا تحقیقی جائزہ

A Research Review of Media and Political Responsibilities related to Environmental Changes in the light of the Light of Sīrat e Tayyaba

Abida Begum
Karachi University Scholar
Email: abee_gr8@hotmail.com

Abstract

Allah Ta'ala illuminated the world's environment through the creation of humanity, exemplified by the sending of Prophet Muhammad ﷺ to Earth. In the blessed life of the Prophet ﷺ, guidance and education were imparted to future generations until the Day of Judgment, rendering his life complete and perfect. Maintaining environmental cleanliness constitutes a pivotal aspect of the Prophet's teachings, with Islamic doctrine considering cleanliness as half of faith. Allah endowed humanity with a beautiful environment for sustenance, appointing humans as stewards of the Earth's system of life. Any disruption to the natural order imperils humankind. In the contemporary scientific epoch, environmental and weather alterations primarily stem from air, land, and sea pollution, predominantly caused by carbon emissions and chemical usage. Political institutions bear the responsibility to initiate environmental detoxification measures, while media and research institutes should spearhead research programs, supported by governmental aid. This paper draws upon Quranic Surahs, Hadiths, online climate and weather change resources, and public opinions, synthesizing primary and secondary sources. The research aims to elucidate governmental responsibilities amidst recent flood scenarios.

Keywords: Environmental changes, Sīrat e Tayyaba, Media Perspective, Political Perspective, Climate Change, Flood Management

تعارف:

ہم بیسویں صدی کے آخری دور کے دوران ایک ایسے دور میں زندگی بسر کر رہے ہیں جسے انسان کی عظیم مہمات کا دور کہا جاسکتا ہے۔ روئے زمین سے خلا کی طرف جست لگانے والی ابتدائی آزمائشی اُڑانوں نے انسان کو کائنات کی ناقابل پیائش وسعتوں کی جانب کامیابی سے بڑھنے کے راستے فراہم کیے ہیں قبل اس کے کہ تلاش حق میں انسانی روح کی حتمی جستجو پایہء تکمیل کو پہنچے، عین ممکن ہے کہ ستارے جل کر بجھ جائیں اور زندگی بلکہ خود یہ کائنات ختم ہو جائیں مگر اس کے لیے بھی ابھی کئی کروڑوں سال درکار ہیں۔ ہمارے اس دور میں تحقیق و جستجو کے اقدامات معمولی پیمانے پر ہی سہی مگر عمل میں لائے جارہے ہیں۔ ان کوششوں کا یہ نتیجہ ہے کہ انسان نے علم کے بیکراں خزانے سے معلومات کے دانے چیونٹیوں کے منہ میں جمع کرنا شروع کیا ہے، انسان آج زمین کے نہیں بلکہ چاند کے پہاڑوں پر چڑھنے لگا ہے سیارہ زہرہ کے فضاؤں میں جھانکنے لگا ہے اور اس کوشش میں سرگرداں ہے کہ سیارہ مریخ کے سرخ ریگستانوں میں چہل قدمی کرے۔ عین ممکن ہے کہ چند صدیوں میں انسان ایسے طویل سفر پر روانہ ہو جائے جو چند دن یا چند سال نہیں بلکہ نسل در نسل جاری رہے گا۔ دنیا میں قدرت نے ایک ایسا نظام مرتب کر دیا ہے جس میں انسان کی صحت اور ترقی، ماحول کی تمام اشیاء، بشمول نباتات و حیوانات، ہوا، پانی اور مٹی سے ہم آہنگی اور تعاون میں مضمر ہے۔ اللہ نے انسان کو ذی عقل اور حیوان ناطق بنایا ہے تاکہ وہ ماحول کی اہمیت کو سمجھ سکے اور اس کو بہتر بنا سکے اور اس سلسلے میں کافی مثبت کام ہو بھی رہا ہے۔ لیکن یہ بات بھی اظہر من درست

ہے کہ انسان ہی قدرتی وسائل اور قدرتی عناصر کا مناسب استعمال کم اور اس کا استحصال زیادہ کر رہا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ قدرت نے ماحول میں جو تناسب اور توازن قائم کیا ہے اس میں چھیڑ چھاڑ کرنے اور اس کو نقصان پہنچانے سے خود انسان کے وجود اور صحت کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

ماحول کا لغوی معنی:

ماحول عربی زبان کا لفظ ہے جو اردو میں بھی مستعمل ہے یہ دو الفاظ سے مرکب ہے (ما) بمعنی جو کچھ اور (حول) یعنی گرد و پیش، ارد گرد۔ فیروز اللغات کے مطابق ماحول کی معنی گرد و پیش، پاس پڑوس۔[1] اس معنی کے مطابق انسان کے ارد گرد اور اطراف میں ہے اس کو ماحول کہتے ہیں۔ اگرچہ قدرتی ماحول کے علاوہ بھی اکثر یہ سننے میں آتا ہے کہ اپنے ارد گرد کا ماحول صاف رکھیں اور کسی سوسائٹی، آفس، NGO، فلم، ڈراموں اور ادبی نشستوں کے ماحول کو بھی اچھا یا برا کہا جاتا ہے اس بارے میں قرآن میں ارشاد باری ہے:

"ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جو آگ جلائے، جب آگ سے روشن کر دیا اس کے ماحول (ارد گرد) کو تو لے گیا اللہ ان کی روشنی کو"۔[2]

ڈاکٹر محمد رفیق خان ماحول کا اصطلاحی مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں "کسی شے یا جسم کا ماحول، اس کے ارد گرد کی موجودات اور ان کی سرگرمیاں ہوتی ہیں جس کے حوالے سے اس کی خصوصیات کا اوصافی اور مقداری جائزہ لیا جا سکے۔ بالالفاظ دیگر کسی جسم یا چیز کا ماحول وہ حالات ہوتے ہیں جس کے اندر وہ جسم یا چیز موجود یا سرگرم عمل ہو۔[3] اسی طرح شان الحق حقی ماحول کے اصطلاحی معنی بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں "فضاء آس پاس کی صورت حال، صحبت، کیفیت، موسمی یا سماجی حالات اور ماحولیات سے مراد زمین کے آس پاس کی ہوا نیز روئے زمین کا بقائے انواع کے نقطہ نظر سے مطالعہ ہے۔[4] ابو زریق کے مطابق وہ دائرہ کار جس میں انسان پایا جائے اور زندگی گذارنے کی خاطر جو عوامل وعناصر اختیار کیے جائیں وہ سب ماحول کہلاتے ہیں۔[5]

شمس الحق ماحول کو مختلف درجوں میں اس طرح بیان کرتے ہیں کہ "کوئی بھی خارجی قوت، مادہ یا حالات جو چاروں اطراف موجود رہ کر زندگی (Life) یا جانداروں کو متاثر کرتے ہیں ج وہ ماحول کے عامل (Environmental Factors) کہے جائیں گے۔ یہ حیاتی (Biotic) اور غیر حیاتی (Abiotic) دونوں ہو سکتے ہیں۔ یہ تمام جاندار اعوامل مشترکہ طور سے کسی زندگی کے لیے ماحول تیار کرتے ہیں"۔[6]

اللہ رب العزت نے یہ دنیا تخلیق کی تو اس میں زمین آسمان، چرند پرند، نباتات وحیوانات پیدا کیے ان سب کا مجموعی نام ماحول (Environment) ہے اس میں انسان، جانور، پیڑ پودے، ہوا پانی اور زمین وغیرہ سب شامل ہیں یہ ہی وہ فطری ماحول ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مخلوق خدا کے لیے تخلیق کیا جس میں انسان اپنے ارد گرد کی تمام اشیاء کے ساتھ ہم آہنگی اور یگانگت کے رجحان کے ساتھ رہ کر کائنات کی نشو ونما اور فروغ کے لیے مثبت کردار ادا کرتا ہے۔' ایسے ہی ماحولیاتی نظام (ECO-system) کہتے ہیں اور اس باہمی تعلق اور انحصار کے مطالعے کو ماحولیات (Ecology) کہا جاتا ہے۔[7] (ماحولیاتی نظام، حیاتیات کی وہ شاخ ہے جو اجسام نامیہ (Living Bodies) کے باہمی تعلق نیز ان کے قدرتی ماحول سے تعلق کا مطالعہ کرتی ہے۔[8] ماحول انسان کے ارد گرد کے کل فضا اور احوال ہیں جو نباتات اور حیوانات کی نشو ونما کے لیے ناگزیر عوامل ہیں۔ ماحولیات میں حیوانی اور نباتاتی اشیاء کے علاوہ سیکڑوں طرح کے جاندار، چرند پرند، چڑیاں، پانی میں رہنے والے جاندار مثلاً مچھلی، کچھوے، مگرمچھ، کیڑے مکوڑے وغیرہ سب ہی شامل ہیں ان میں سے بے شک کئی ایسے جاندار ہیں جو انسانی صحت اور درختوں، پھلوں کے دشمن بھی ہیں۔ ان کا صفایا کرنا ضروری ہے جن میں مکھی، مچھر، چوہے اور گندگی سے پیدا ہونے والے دوسرے کیڑے اور بیکٹیریا وغیرہ شامل ہیں۔

ماحولیاتی آلودگی کا مفہوم:

ہوا، پانی اور مٹی کی طبعی کیمیاوی اور حیاتیاتی اوصاف میں ایسی غیر معتدل (غیر ضروری) تبدیلی کو جو انسانی زندگی، صنعتی ترقی، طرز رہائش اور تمدنی سرمائے کو نقصان کی حد تک متاثر کرتی ہو "آلودگی" کہتے ہیں۔ انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا میں آلودگی کی تعریف کی گئی ہے:

> Pollution also called environmental pollution, the addition of any substance (solid, liquid or gass) or any form of energy(such as heat, sound or radioactivity) to the environment at a rate faster than it can dispersed diluted decomposed recycled or stored in some harmless form.[9]

آلودگی جسے ماحولیاتی آلودگی بھی کہتے ہیں ماحول میں کسی بھی مادے (ٹھوس، مائع، گیس) یا توانائی کی کسی بھی شکل (جیسے حرارت، آواز، تابکاریت) کو اس سے کہیں تیزی کے ساتھ منتشر کرنا، پتلا یا رقیق کرنا، گلنا، بوسیدہ کرنا، دوبارہ استعمال یا کسی بے ضرر شکل میں ذخیر کرنا ہے۔[10]

ماحولیاتی آلودگی کی جامع تعریف کرتے ہوئے عنبرین رفیق کہتی ہیں کہ "ماحول کو آلودہ کرنے والے عناصر کے مضر حیاتیاتی، طبعی یا کیمیائی اثرات کے نتیجے میں ظاہر ہونے والی ماحولیاتی تبدیلیاں ماحولیاتی آلودگی کہلاتی ہے"۔[11]

انسان اپنے ماحول اور رہن سہن کی وجہ سے پہچانا جاتا ہے کیونکہ دین اسلام میں بھی کہا گیا ہے کہ انسان کا ہر عمل کا دارو مدار اس کی نیت سے ہے انسان کا ہر عمل اس کے ذہن اور فکر کی ترجمانی کرتا ہے اگر انسان اپنے عمل اور عقیدہ میں پختہ نہ ہو تو اس کا الٹ اثر پڑتا ہے۔ جب انسان اللہ کی بنائی ہوئی کائنات میں دخل اندازی کرتا ہے اور نظام حلال و حرام میں تمیز کھو بیٹھتا ہے تو اس کے اثرات پورے معاشرے میں پڑتے ہیں یوں اپنی ذات تو اس لپیٹ میں آ ہی جاتی ہے بلکہ پوری کائنات کا بگاڑ کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے کیونکہ انسان کے اپنے ہاتھوں سے نظام خدائی میں مداخلت کرنے کا نتیجہ بڑا بھیانک ہوتا ہے۔ اسی طرح خالق کائنات نے پوری دنیا کو خوبصورت ماحول مہیا کیا لیکن روز افزوں سائنسی ترقی نے جہاں جدت میں دو قدم آگے بڑھائے وہیں ماحول کو آلودہ بنا دیا گیا زمین، آسمان، دریا، سمندر، ہوا و فزاء میں آلودگی حد درجہ بڑھ چکی جس کی وجہ سے موسموں میں تغیرات آتے رہتے ہیں۔ ماحول کے تبدیلی بھی ارد گرد کا پاک صاف ہونا یا نہ ہونا سے منسلک ہے اس حوالے سے "عالمی ادارہ صحت کی رپورٹ کے مطابق دنیا میں ۴۳ لاکھ اموات گھروں کے اندر کی آلودگی خصوصاً ایشیاء میں لکڑیاں جلا کر یا کوئلوں پر کھانا پکانے کے دوران اُٹھنے والے دھوئیں کی وجہ سے ہوئیں جبکہ بیرون فضا آلودگی کی وجہ سے مرنے والوں کی تعداد ۳۷ لاکھ کے لگ بھگ رہی۔[12] آلودگی کی اگر درجہ بندی کی جائے تو ہم مندرجہ ذیل درجہ بندی کو اس میں شامل کریں گے:

- فضائی آلودگی
- زمینی آلودگی
- روشنی کی آلودگی
- شور و شغب کی آلودگی
- پاانی کی آلودگی
- دھویں / گرد و غبار کی آلودگی

تغیر پذیر ماحول کی ابتداء:

حضرت آدم علیہ اسلام اور ان کی اولاد (یعنی انسان) کی سکونت کے لیے اللہ تعالیٰ نے کرہ ارض کو خلق کیا اور انسانوں کے لیے بہترین ماحول مہیا کیا شمس الحق لکھتے ہیں کہ: اللہ کے حکم سے ایک فرشتہ بصورت ایک دیو قامت تارا (Giant-Star) فضائے بسیط میں اُڑتا ہوا سورج کے قریب گیا اور اپنی قوت کشش سے اس کے کچھ مادے باہر نکال لایا۔ وہ فرشتہ یا تارا جس طرح اُڑتا گردش کرتا آیا تھا اُسی طرح واپس ہوا اور سورج سے نکالے ہوئے مادوں کو فضا میں بکھیر دیا۔ اُس تارے کی کشش کے ساتھ یہ مادے فضا میں طواف کرتے رہ گئے۔ سورج سے نکلے مادے فضا میں گھومتے گھومتے سرہونے لگے۔ ان میں سے جو سورج کے جس قدر نزدیک تھا وہ اسی قدر دیر سے سرد ہوا۔ گھومتے چکر کھاتے یہ مادے گول گول ہو گئے اس طرح مختلف سیاروں کی پیدائش ہوئی۔[13] ان ہی سیاروں میں زمین کی بھی تخلیق

ہوئی اور یوں اللہ رب العزت نے زمین کے موافق حالات بن جانے پر زمین کے گرد کرہ باد کا شامیانہ سجایا۔ مقصد یہ تھا کہ زمین یونہی سرد ہوتے ہوتے بہت زیادہ سرد ہو جائے کرہ باد کے بعد کرہ آب بننے لگا۔[14] قدرت نے انسانوں کے لیے ان عناصر کو اس لیے بنایا کہ زمین پر گڑھے پانی سے بھرنے لگے، برفباری ہوئی، بارش برسائی گئی اور یوں ندی نالے جاری ہوئے ان ہی ماحول میں چھوٹے چھوٹے جاندار پیدا ہوئے ان کو موافق ماحول ملنے پر حیوانات اور نباتات کی پیدائش ہوئی۔ جنگلوں میں چرند پرند، سمندروں میں آبی جانداروں نے زندگی شروع کی۔

خشکی کے بڑے ٹکڑے (PANGAEA):

کو توڑ کر قدرت نے علیحدہ کیا ان خشکی کے ٹکڑوں کے درمیان سمندر آئے۔ تقریباً تمام خشکی کے ٹکڑوں کے چاروں اطراف سمندر پھیل گئے۔ خشکی اور آبی ذخیروں کی پوزیشن بدلی تو پھر حالات بدلے۔ زمین کے اکثر خطے برف سے بھرنے لگے۔ برفانی دور آیا۔ زمین برف کی موٹی چادروں سے ڈھک گئی اس عظیم تبدیلی کو تمام نباتات اور حیوانات برداشت نہ کرسکے۔ لیکن کچھ ہی عرصے بعد برفیلا دور ختم ہوا برف سمٹ کر مخصوص خطوں میں رہ گئی۔ لیکن طویل عرصے کے بعد پھر برفیلا دور لوٹ آیا۔ ایسے کئی الٹ پھیر کے بعد جب زمین کا ماحول انسان کے لیے مناسب ترین ہو گیا تب اللہ نے آدم علیہ السلام کو زمین پر اُتارا۔[15] انسان کا زمین پر اترنا ایک بہت کرشمہ ہے کیونکہ انسانوں سے پہلے اللہ رب العزت کائنات کی تخلیق کر چکے تھے زمین آسمان چاند ستارے بن چکے تھے صرف انسان کے وجود کی کمی تھی۔ انسان کے آنے سے قبل بہت سے واقعات رونما ہوئے تاکہ زمین کی سطح کو ہموار کیا جاسکے ان میں بڑے بڑے آتش فشاں پھوٹے۔ زمین کے وسیع علاقے لاوا سے ڈھک گئے۔ لاوا سرد ہوا۔ زمین پر زرخیز سیاہ مٹی بنی۔ بڑے بڑے دریاؤں نے بھی زرخیز میدان تعمیر کئے۔ بڑے انقلاب کی شکل میں پہاڑوں کی تعمیر شروع ہوئی ان پہاڑوں کی تعمیر سے آب وہوا میں تبدیلی آئی ہواؤں کا رخ بدلا۔ بارش کا نقشہ تبدیل ہوا۔

انسانی زندگی کی تاریخ پر نظر دوڑائی جائے تو انسانوں کی زندگی کی ابتداء غاروں سے ہوئی۔ زمین پر مختلف تبدیلیوں نے حالات انسانوں کے موافق کردیے لیکن پھر بھی انسانوں کے لیے وسیع وبیکراں سمندر، بڑے بڑے جنگل، طوفان، زوردار بارشیں، برفباری کے موسم و حالات سے انسان لڑتا رہا لیکن اشرف المخلوقات ہونے کی وجہ سے انسان آہستہ آہستہ تمام منفی حالات سے لڑنا سیکھ گیا۔ اللہ رب العزت نے انسانوں کے لیے من وسلویٰ کا اہتمام کیا لیکن کیا ہے کہ انسان ناشکرا ہے اس نے اس کو ٹھکرا دیا یوں اللہ کی جانب سے من وسلویٰ کا اہتمام بند ہوا اور لوگوں نے کھیتی باڑی سے اناج اگایا اور یوں زندہ رہنے کے لیے انسان نے اپنے اردگرد کے وسائل استعمال کرتے ہوئے زندگی گذارنے کی ابتداء کی۔ یوں انسان شکار اور خانہ بدوشی کی زندگی گذار کی زراعتی زندگی میں داخل ہوا۔ پتھر کے ہتھیار بنائے۔ جانوروں کو قابو میں کیا۔ مویشی پالنے لگا۔ زراعتی کام مستقل سکونت کا متقاضی تھا چنانچہ انسان نے بستیاں آباد کیں۔ گاؤں اور قصبے آباد ہوئے کرہ ارض کے بڑے انقلابات تو تھم گئے لیکن چھوٹی چھوٹی تبدیلیاں ہوتی رہیں۔ یہاں وہاں آتش فشاں پھوٹتے رہے، زلزلے آتے رہے، دریاں اپنا رخ پھیرتے رہے، سیلاب آتے رہے دریا زرخیز مٹی کی پرت بچھاتے رہے۔ چشمے آبشار جاری رہے سردی گرمی کا آنا جانا لگا رہا لیکن موسم معتدل رہا یوں یہ چھوٹی اور بڑی تبدیلیاں دراصل انسان کے حق میں تھیں ان سب تبدیلیوں کے پیچھے قدرت کا مقصد یہ تھا کہ ”کرہ جمادات، کرہ آب، کرہ باد اور کرہ حیات کے مابین ایک مناسب ترین توازن برقرار رہے“۔[16]

شکر الحمد اللہ، اللہ کی نوازشوں اور مہربانیوں سے زمین کے حالات درست ہوتے رہے اور انسانوں نے لاکھوں برسوں تک اس کے اوپر اور اس کے سینے میں دفن دولتوں کا بھرپور فائدہ اُٹھایا۔ دنیا ہر طرح کی دولت سے مالا مال تھی زمین کے سینے میں تیل، کوئلہ، گیس، تانبہ، ماربل، سونا چاندی، نمک اور قیمتی پتھر موجود تھے یوں اللہ کی مہربانیوں اور اُس کے عطا کردہ دولت کے سہارے انسان نے خوب خوب ترقی کی۔ کھیتیاں بڑھتی گئیں، انسانوں نے آسانیاں ڈھونڈ لیں یوں اس نے آہستہ آہستہ پوری زمین کو اپنے مصرف میں لانا شروع کردیا۔ اُس کی ضرورتوں میں اضافہ ہونے لگا۔ اور اضافے نے پیدا کیے مسائل۔ مسائل کے حل سے زمین

کی دولت کا استحصال شروع ہوا۔ انسان کی حوس نے زمین کا استحصال کیا تو اسی قدر زمین کا تابناک ماضی، حال کی سیاہی میں کھو گیا۔ماحولیاتی نظام درجہ بندی کے لحاظ سے دو قسموں میں تقسیم کیا گیا ایک قدرتی اور دوسرا مصنوعی۔ جس کو ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔

قدرتی ماحول اور موسم میں تبدیلی :

قدرتی ماحول میں تمام جانور اور پیڑ پودے اور غذائی اجناس کی فصل کو شامل کیا جاتا ہے ان کی نشوونما اور فروغ بھی انسان کا ہی فرض ہے دونوں ہی حیاتی زندگی کا جزو ہیں۔ سورج کی روشنی، پانی ہوا، مٹی، پہاڑ، دریا وغیرہ سب ہی قدرتی عناصر ہیں جن کا اثر جانداروں پر ہوتا ہے دوسرے زاویے سے پانی ہوا، مٹی وغیرہ اجسام سے متاثر ہوتے ہیں۔ اس توازن کو برقرار رکھنے اور اس کے تحفظ کے لیے یہ کہا جاتا ہے کہ زمین کا ایک تہائی حصہ سبزہ زار یعنی پیڑ پودوں اور درختوں سے ڈھکا ہونا چاہیے۔[17] نباتات اور حیوانات وغیرہ کی آبادی میں اضافہ یا کمی حالات کے موافق یا ناموافق ہونے پر منحصر ہے۔جنگلات کی بے دریغ کٹائی سے نباتات ہے اور چرند وپرند کی آبادی میں کمی ہوئی ہے صاف پانی کی بے دریغ کٹائی سے آبی زندگی اور انسانی زندگی متاثر ہوتی ہے۔نباتات کی کمی سے فضا میں کاربن ڈائی آکسائڈ کی مقدار کم ہو جاتی ہے جو غذائی فراہمی کم کر دیتی ہے۔[18] اس سے یہ بات واضح ہے کہ اگر ماحولیاتی وسائل کے انحطاط کو نہ روکا گیا تو ایک ایسا وقت آئے گا کہ انسان کو بھی اپنی ضروری اشیاء دستیاب نہ ہو سکیں گی اس سے انسانی آبادی کو بھی جزوی یا وسیع پیمانہ پر تباہی کا سامنا ہو سکتا ہے جیسے پچھلے سال پاکستان میں ہونے والی بارشوں سے سیلاب نے تباہی مچائی اس کی بنیادی وجہ زمین کا کٹاؤ، درختوں کا کاٹنا، پہاڑوں سے مختلف معدنیات کی تلاش نے لینڈ سلائیڈنگ کا ہونا، وغیرہ نے پاکستان میں موسم کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ زمین کا نقصان ہوا۔اسی لیے اسلام صفائی ستھرائی پر زور دیتا ہے تا کہ نجاست اور گندگی کے سبب ماحول آلودہ ہونے سے محفوظ رہے ماحولیاتی تبدیلی میں اہم ذریعہ شجرکاری ہے اس لیے ہمیں چاہیے کہ درخت لگائیں نہ کہ ان کا خاتمہ کریں درختوں کے کاٹنے سے حضور ﷺ نے منع فرمایا ہے آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ:

جو شخص کسی بیری کے درخت کو کاٹے گا اللہ تعالی جہنم میں اس کے سر کو اوندھا کر دے گا۔[19]

حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ:

"میں مدینہ کے دونوں اطراف درخت کاٹنا اور شکار کھیلنا ممنوع قرار دیتا ہوں۔[20]

اسی طرح حضرت محمد ﷺ نے درخت اور زراعت کو صدقہ جاریہ قرار دیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

جو بھی مسلمان پودا لگائے یا کھیتی باڑی کرے اور اس سے کوئی پرندہ، انسان یا کوئی چوپایہ کھائے گا تو وہ اس کے لیے صدقہ بن جائے گا۔[21]

ماحول اور موسم کو درست رکھنے کے لیے درخت اہم کردار ادا کرتے ہیں کیونکہ جہاں درخت ماحول کی خوبصورتی کا سبب بنتے ہیں وہاں ہوا کو صاف رکھنے، طوفانوں کا زور کم کرنے، آبی کٹاؤ روکنے، آکسیجن میں اضافے، اور آب و ہوا کے توازن برقرار رکھنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔۔ شجرکاری کے حوالے سے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ:

"اگر قیامت قائم ہو اور تم میں سے کسی کے ہاتھ میں کھجور کی چھوٹی سی شاخ ہو اور اُٹھنے سے پہلے اس پودے کو لگا سکتا ہو تو لگا دے"۔[22]

شجرکاری اور حکومت کی ذمہ داری:

پاکستان میں بھی شجرکاری کی مہم ازحد ضروری ہے۔پچھلی گورنمنٹ نے خیبر پختونخواں میں ملین ٹری کے نام سے ایک مہم چلائی جس کے تحت مختلف جگہوں پر درخت لگائے گے۔دوسری جانب سندھ کے شہر کراچی میں بھی شجرکاری کے تحت پودے لگانے کا سلسلہ شروع ہوا لیکن کراچی میں گرم موسم کی بناء پر پودے

پھل پھول نہ سکے جس مقصد کے لیے انکو لگایا گیا تھا وہ مقصد پورا نہ ہو سکا۔ دوسری جانب میڈیا نے بھی اپنی شجر کاری مہم میں بھرپور حصہ لیا لیکن نتائج کچھ حوصلہ افزاء نہیں تھے کیونکہ گزشتہ مون سون بارشوں میں پاکستان میں فصل تک کو نقصان پہنچا جس سے ملک میں غذائی قلت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

سیاسی اداروں کی ذمہ داری ہے کہ اپنے اپنے شعبے میں شجر کاری مہم میں حصہ لیں اور شہریوں کو اس مہم میں شامل کرتے ہوئے ان کو مفت پودوں کی تقسیم کو یقینی بنایا جائے اگرچہ کراچی میں صاف اور میٹھا پانی کی کمی ہے لیکن شجر کاری مہم میں استعمال شدہ پانی کا قابل استعمال بنایا جاسکتا ہے جس سے پودوں اور درختوں کو پانی مہیا کیا جاسکتا ہے۔

غیر قدرتی عوامل:

غیر قدرتی عوامل میں انسانی ذرائع یعنی صنعتی اور سائنسی ترقی اور جدید ذرعی انقلاب بھی شامل ہے انسان کے عام استعمال سے پیدا ہونے والا ٹھوس مواد بھی ماحولیاتی اور موسم میں تغیر کا باعث بنتا ہے یہ زمین کی تہہ اور قدرتی وسائل میں کمی بھی آلودگی کی ایک وجہ ہے۔ ملکی وسائل کو بڑھانے کے لیے معاشی ترقی کی سرگرمیوں سے قدرتی وسائل کا جو استحصال ہوا اس سے کرۂ ارض کو شدید نقصان پہنچ رہا ہے کوڑے کرکٹ کے ڈھیر، پانی اور ہوا کی آلودگی، اشیائے خورد و نوش میں ملاوٹ، ان سب کی وجہ سے آج انسان خطرناک بیماریوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ جنگلات صاف کر کے بھی مختلف صنعتی کاروائیاں کی جارہی ہیں، قدرتی آفات جیسے خشک سالی اور قحط، سیلاب، طغیانی اور زلزلوں میں اضافہ، جنگلوں کی کٹائی سے ہوا ہے۔ کارخانوں سے خارج ہونے والا دھواں اور آلائشی غلیظ گندے پانی سے آبی اجسام آلودہ ہو رہے ہیں جس سے آبی زندگیوں کو خطرہ ہو گیا ہے۔ غیر قدرتی عوامل میں زمینی آلودگی، فضائی آلودگی اور آبی آلودگی کو شامل کیا جاسکتا ہے جس سے موسم اور ماحول میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔

زمینی آلودگی اور موسم میں تبدیلی:

مختلف اقسام کے قدرتی و مصنوعی ذرائع زمین آلودہ کرتے ہیں ان میں ٹھوس فالتو مادے، صنعتی زہریلی مادے اور اخراج، حشرات کش ادویات، مصنوعی کیمیائی کھادیں، قدرتی آفات (آتش فشاں پہاڑ، اور زلزلے) سیم و تھیور، صنعتی و بارودی حادثات، جوہری اخراج اور تجربات، زمین کی کٹائی اور دیگر آلائشیں شامل ہیں۔ زمینی ماحول انسان کی صحت پر اچھا یا برا اثر رکھتا ہے۔ جن میں گھر، آبادیاں، بستیاں، مساجد، سڑکیں، عوامی پارکس، صنعتیں، دکانیں، مارکیٹس وغیرہ کے ارد گرد میں اگر آلودگی ہوگی تو ماحول بھی ویسے ہی تعفن زدہ ہو گا اور اسی سے خارج ہونے والے نقصان زدہ ذرات اور مادے جو ہمارے زمین میں پھیل کر آلودگی کا ذریعہ بنتی ہیں۔ ایک فرد سے دوسرے فرد کو منتقل ہونے والے یہ جراثیم نقصان دہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ یہ ہی وجہ ہے کہ انسانی زندگی کے لیے ماحول کی آلودگی کا تدارک بہت ضروری ہے۔ موسم میں تبدیلی بھی زمین کی تبدیلی کی وجوہات انسان کی بنائی ہوئی حکمت عملی کی وجہ سے موسم میں تغیرات آتے رہتے ہیں۔

کچھ سالوں سے دیکھنے میں آیا ہے کہ موسم گرما کے شروع ہوتے ہی ہیٹ ویو / اسٹروک کی شدت میں اضافہ ہوتا چلا گیا ہے اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہم جس ہوا میں سانس لیتے ہیں چلتے پھرتے ہیں اپنی زندگی کی صبح و شام بسر کرتے ہیں وہ کئی اقسام کے میٹریل کا ایک مکسچر ہے یعنی ہوا گیسوں کا آمیزہ یا مجموعہ ہے۔ اس ہوا میں حجم کے اعتبار سے 78.09 فیصد نائٹروجن، 20.95 فیصد آکسیجن، 0.93 فیصد آرگن، ۰۰۴۰۔۰ فیصد کاربن ڈائی آکسائیڈ اور بہت کم مقدار میں گیسیں پائی جاتی ہیں۔[23] موجودہ دور میں بلند و بالا تعمیرات نے ہوا کا رخ تبدیل کر لیا ہے کیونکہ سیمنٹ اور کنکریٹ کی بلند و بالا عمارتوں سے جب ہوا ٹکراتی ہے تو گرم ہوا پیدا کرتی اور کہیں تو اس کا رخ ہی بدل جاتا ہے۔

عرب کے ابتدائی ایام میں دیکھیں تو سڑکوں کا رواج نہیں تھا گلیاں کشادہ اور وسیع تھیں گھر کھلے اور ہوادار تھے اس وقت اتنی کثافت نہیں تھی لیکن موجودہ شہری و دیہی علاقوں میں سڑکوں اور گھروں کے بننے کی وجہ سے آلودگی میں اضافہ ہو گیا ہے ڈاکٹر حمید اللہ آپ ﷺ کے شہری و نظم و نسق کے متعلق لکھتے ہیں کہ ”عرب

میں کہیں سڑکیں نہ تھی، سڑکوں اور شاہراہوں کی جگہ عام خود رو گزر گاہیں تھیں۔ سڑک کی تعمیر کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ لہذا اس کے لیے نہ ناظم تھا اور نہ محکمہ تعمیرات۔ البتہ اس کے باوجود کچھ ایسی چیزیں ملتی ہیں جو شہری منصوبہ بندی کے سلسلے میں کار آمد ہیں۔[24] حضور ﷺ نے فرمایا کہ شہر کے اندر تمام گلیوں کو اتنا چوڑا رکھو کہ دو لدے ہوئے اونٹ با آسانی آمنے سامنے گزر سکیں۔[25] گویا آج کل کے الفاظ میں آسانی کے ساتھ دو لاریاں آجا سکیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ رسول ﷺ کی قانون سازی صرف دینی معاملات تک ہی محدود نہیں تھی اس میں دنیاوی مسائل پر بھی توجہ دی گئی حتیٰ کہ اس میں مکانوں کے درمیان کا راستہ بھی شامل ہے۔

زمین کی آلودگی اور ہماری ذمہ داریاں:

انسان اللہ کی جانب سے بھیجا گیا خلیفہ ہے اس لیے تمام وسائل حیات اور مفادات عامہ کی حفاظت کرنا اور ممکنہ خطرات اور اندیشوں کو دور کرنا اس کی منصبی ذمہ داری ہے اس میں تمام افراد کا شمار ہوتا ہے جس میں حکومت، میڈیا، سیاسی و غیر سیاسی ادارے، این جی اوز اور تعلیمی اداروں کے علاوہ ایک فرد جو اپنے ارد گرد کے ماحول کو خوشگوار بنا سکے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو انسان کے لیے بہترین مستقر بنایا ہے اسی سے اس کی تخلیق ہوئی اور یہیں ہر طرح کی راحت و آسائش کا سامان کیا گیا اور پھر اسی میں اس کو واپس جانا ہے قرآن میں ارشاد ہے کہ:

> زمین تمہارے لئے ایک قرار گاہ ہے جہاں ایک مقرر تک نفع اندوز ہونے کا سامان موجود ہے۔[26]

مزید قرآن میں بیان کیا گیا ہے کہ:

> اسی سے ہم نے تم کو پیدا کیا، اسی میں تم کو واپس کریں گے اور اسی سے تم کو دوبارہ نکالیں گے۔[27]

لہذا اس بات کو ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سرزمین کو رونق بخشنے اور آباد رکھنے کے لیے مختلف حیات کو پیدا کیا تاکہ انسان اللہ کی بنائی زمین کو شاد آباد رکھے۔

پاکستان میں پچھلے چار پانچ برسوں سے شدید بارشوں کی وجہ سے مکانوں کا گرنا، زمین کا کٹاؤ، نہروں کا ٹوٹنا اور پہاڑوں کی سلائیڈنگ کی وجہ سے کافی نقصان ہوا ہے۔ کراچی میں شہری نظم و نسق نہ ہونے کے برابر ہے جس کی وجہ سے بارشوں کے ایام میں پورے شہر میں غلاظت کی وجہ سے گلیوں اور نالوں کا پانی گھروں میں چلے جانے کی وجہ سے بیماریوں اور ہلاکتوں کی وجہ سے بڑا نقصان اُٹھانا پڑا۔

آبی آلودگی موسم میں تبدیلی:

پانی وہ انمول خزانہ ہے جس کو اللہ نے اپنے جاندار حیات کے لیے عطیہ کیا ہے جس سے لوگوں کی زندگیوں کا رزق جڑا ہوا ہے۔ روزمرہ کی زندگی کا دارو مدار صاف پانی سے ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

> اور ہم نے پانی سے ہر چیز کو زندہ کیا پھر یہ ایمان کیوں نہیں لاتے۔[28]

جب ہر جاندار حیات کا مدار ہی پانی پر ہے تو اسی لحاظ سے اللہ رب ذوالجلال ولاکرام نے پانی کو خشکی سے زیادہ کی رقبہ عطا کیا ہے۔ ہماری زمین کی سطح کا ستر فی صد حصہ پانی سے ڈھکا ہوا ہے اس میں بڑے اور چھوٹے سمندر دریا، خلیج جھیلیں اور دوسرے آبی ذخیرے شامل ہیں آبی ذخیروں کا نہ صرف موسموں کی تبدیلیوں پر اثر ہوتا ہے بلکہ یہ ہر قسم کے جانداروں کے لیے انتہائی اہم ہیں۔ سمندر اور پانی کے ذخیروں سے آبی اجسام بنتے ہیں۔[29] دریا جھیل، ندی تالاب وغیرہ آبی ماحول بناتے ہیں ۔ برسات کے موسم میں تالاب، جھیلوں اور ندیوں میں کافی پانی جمع ہو جاتا ہے جس سے زراعت کی ضرورتیں اور پینے کے لیے پانی کی فراہم پوری ہوتی ہے دیہی

زندگی کا انحصار تالابوں اور ندیوں کے پانی پر ہوتا ہے اکثر تالابوں میں صنعتی فضلہ، جانوروں کی سڑی گلی آلائشیں اور کپڑے دھونے کی وجہ سے آلودگی پیدا ہو جاتی ہے جس سے ایک طرف تو وہ پانی پینے کے لائق نہیں رہتا ہے اور دوسرے یہ کہ اس میں آبی زندگی جیسے سمندری و دریائی آبی حیات پر منفی اثر پڑتا ہے۔

سمندر کو بھی مختلف اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے؛ ۱) پہلے قسم میں ۲۰۰ میٹر تک کی گہرائی والا سمندری حصہ شامل ہے یہاں سورج کی روشنی کافی گہرائی تک پہنچ جاتی ہے۔(۲) دوسرا سمندر کا وہ حصہ جو دو سو سے دو ہزار میٹر تک گہرا ہوتا ہے۔ یہاں سورج کی روشنی کم رہتی ہے (۳) تیسرا سمندر کا وہ علاقہ جس کی گہرائی دو ہزار میٹر سے پانچ ہزار میٹر تک ہوتی ہے یہاں سورج کی روشنی بالکل نہیں پہنچتی ہے۔ ماحولیاتی نظام میں سمندر کے اس حصے کی بہت اہمیت ہے۔[30]

یہ حقیقت ہے کہ سمندر دنیا کے موسم کو کافی متاثر کرتے ہیں سمندر سے بڑی مقدار میں آبی ذرات اُٹھ کر فضا کی اونچائیوں تک پہنچتے ہیں۔ مون سون ہوائیں ان آبی ذرات کو بادل میں تبدیل کرتی ہیں پاکستان میں خلیجِ بنگال کی جانب سے اُٹھنے والی ہواؤں سے بارشوں سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اس طرح سمندر آب و ہوا کو براہِ راست متاثر کرتے ہیں۔ ماحول کو سازگار بنانے یا اس کے توازن بگاڑنے میں سب سے زیادہ اثر آب و ہوا کا ہوتا ہے دنیا کے مختلف خطوں میں مختلف آب و ہوا پائی جاتی ہے اور اس کا انسانی سرگرمیوں اور زندگی سے اہم تعلق ہے۔

حکومتی ذمہ داریاں برائے آبی ذخائر:

آبی ذخائر کو محفوظ بنانے کے لیے ضروری ہے کہ ہائیڈرو پاور ایک بہترین ذریعہ ہے جس کی مدد سے پاکستان میں پن بجلی بنائی سکتی ہے۔ گذشتہ کچھ عرصے سے پاکستان میں سیلابی صورتحال ہے اس سیلابی پانی کو بھی محفوظ بنایا جاسکتا ہے اگر مختلف چھوٹے چھوٹے ڈیم بنائے جائیں اور اس سیلابی پانی سے زراعت کے شعبے کو ترقی دی جاسکتی ہے۔ آبی آلودگی کو کم کرنے کے لیے واٹر ری سائیکلنگ پروگرام کو صوبائی اور علاقائی سطح پر عام کیا جائے۔ اس ری سائیکلنگ پانی کو صنعتوں، نئی عمارتوں، سڑکوں کی تعمیر، زراعت اور باغات کے استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔ قدرتی ماحول کو خوشگوار بنانے کے لیے ضروری ہے کے صنعتوں کی استعمال شدہ پانی کو دریا، نہروں اور سمندروں میں بہانے کے بجائے کوئی محفوظ حکمت عملی بنائی جائے تاکہ سمندر میں آبی بخارات بننے کی صورت میں بارشوں کا پانی صاف اور صحت افزاء ہو اور سمندر اور دریا میں آبی حیوانات کو خوشگوار اور قدرتی ماحول میسر آسکے تاکہ ملک کی غذائی ضروریات کو پورا کیا جاسکے۔

ایک فرد کی حیثیت سے ہماری ذمہ داری ہے کہ آبی وسائل کو بہترین طریقے سے استعمال کیا جائے اور سمندر اور اسی طرح کے دوسرے تفریح گاہوں کے اطراف میں گندگی اور غلاظت نہ پھیلائیں اور صاف ستھرا ماحول رکھیں تاکہ غیر ملکی سیاحوں کی آمد ورفت کو یقینی بنایا جائے تاکہ ماحول خوش گوار ہو سکے۔ ابلاغی ذرائع بھی اپنی ذمہ داری نبھاتے ہوئے مختلف پروگرامز نشر کرے تاکہ لوگوں میں آگاہی حاصل ہو۔ گذشتہ سال سیلابی صورتحال میں ابلاغی ذرائع نے منفی اور مثبت کردار ادا کرتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں نبھائیں جبکہ فلاحی اداروں نے بڑھ چڑھ کر اس بدلتے ماحول میں اپنا مثبت کردار ادا کیا اور لوگوں کو حفاظتی مقامات پر منتقل اور امداد کے طور پر روزمرہ اشیاء کی تقسیم کی گئی اور فوجی اداروں نے میڈیکل کیمپ لگا کر دکھی انسانیت کی فلاح کا کام سرانجام دیا۔

فضائی ماحول اور موسم میں تبدیلی:

یہ حقیقت ہے کہ انسان کو پر فضاء مقام اور ہوا کی اشد ضرورت ہے لیکن دورِ جدید میں صنعتی سرگرمیوں اور فضائی آلودگی سے انسان کا سانس لینا دشوار ہوتا جارہا ہے۔ فضائی آلودگی اور ماحول کی تبدیلی میں صنعتی آلودگی اور ہوائی ٹرانسپورٹ میں سب سے بڑا منفی کردار رہا ہے۔ ان صنعتی کارخانوں نے کاربن ڈائی آکسائیڈ اور دیگر زہریلی گیسوں سے نہ صرف فضا کو مکدر کیا ہے بلکہ آبی ذخیروں کو بھی آلودہ اور زرخیز زمینوں کو پامال کیا ہے۔ ان کی وجہ سے نہ صرف گرین ہاؤس کے اثرات مرتب ہورہے ہیں بلکہ اوزون پرت (Oxzon Layer) کو بھی نقصان ہورہا ہے۔ کئی قسم کی بیماریاں بھی ان گیسوں کی وجہ سے بڑھ رہی ہیں۔ کرۂ باد میں تیزابی کیفیت بھی انہیں کی وجہ سے ہے۔[31] فضائی یا ہوا کی آلودگی قدرتی اور انسانی حرکات دونوں ہی کی وجہ سے ہو جاتی ہے۔ قدرتی اسباب میں آتش فشاء، پہاڑوں سے

نکلنے والی گیس اور دھواں فضائی آلودگی پیدا کرتے ہیں۔ سورج کی شعاعیں اور بنفشی شعاعیں بھی فضا کو آلودہ کرتی ہیں دھول بھری آندی اور طوفان سے بھی خراب مادے فضا میں پھیل کر ہوا کو گندا کرتے ہیں۔[32]

اگر دیکھا جائے تو پوری دنیا میں خشک جنگل بڑھتے جارہے ہیں اور ان میں اکثر اوقات آگ بھڑک اُٹھتی ہے۔ حالیہ واقعات میں امریکہ اور برازیل میں بڑے بڑے جنگلوں کو آگ لگی جس سے دھند اور فضائی آلودگی میں میں اضافہ ہوا جبکہ اس سے بیشتر انڈونیشا، ملیشیا، جنوبی امریکہ اور ہندوستان کے جنگلوں میں آگ نے فضاء کو آلودہ کیا اور موسم کی تبدیلی میں اضافہ ہوا۔ پاکستان میں فضائی آلودگی اور دھند کی وجہ پڑوسی ملک بھارت میں فصلوں کو آگ لگائی جاتی رہی ہے جس سے لاہور اور اس کے گردونواح میں دھند کر راج رہتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے اس سلسلے میں امت کی رہنمائی فرماتے ہوئے فرمایا کہ:

بے شک یہ آگ تمہاری دشمن ہے پس جب تو سونے لگو تو تو اس کو بجھا دیا کرو۔[33]

دوسری جانب قدرتی آفات کی علاوہ فضائی آلودگی اور ماحول میں تبدیلی کا سبب انسانوں کی اپنی کاوشوں کا عمل دخل زیادہ ہے۔ ان میں صنعت کاری، شہری پھیلاؤ، گاڑیوں، ترک، رکشہ وغیرہ سے نکلنے والا دھواں، بجلی اور توانائی پیدا کرنے والے کارخانے شامل ہیں۔ کھاد بنانے کی فیکٹریاں، سیمنٹ کی فیکٹریاں، کیمیکل اور غذائی کارخانے جیسے جام، اچار وغیرہ بنانے کے کارخانے، یہ سب ہی گیس اور گندے ذرات ہوا میں چھوڑ کر ہوا کو آلودہ کرتے ہیں۔

فضاء میں آلودگی اور ماحول میں تبدیلی کی دوسری بڑی وجہ اتفاقی حادثات بھی ہیں آئے دن بم دھاکوں، گیس سلینڈروں کے پھٹنے، آنسو گیس کا استعمال بھی فضائی آلودگی میں اضافہ کا باعث بنتا ہے جس سے ماحول میں تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ ملکی سطح کا سب سے بڑا واقع اوجھڑی کیمپ اسلحہ ساز ڈپو کی تباہی نے فضاء کو آلودہ کیا اور کئی دھائیوں تک اس کے منفی اثرات رہے۔ متعدد اموات گیس کے خارج ہونے سے بھی ہو رہی ہیں اسی مرحلے پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ: چراغوں کو بجھا دیا کرو جب تم سونے لگو۔[34]

فضائی آلودگی اور حکومتی ذمہ داریاں:

فضائی ماحول اور موسم میں تبدیلی میں فضائی آلودگی کا عمل دخل بہت زیادہ ہے۔ فضا میں آلودگی کی بنیادی وجہ دھواں کا اخراج ہے۔ دھواں چاہے کسی بھی نوعیت کا ہو مثلاً گھروں میں استعمال میں ہونے والا ایندھن ہو، مٹی کی چمنیوں سے نکلنے والا دھواں ہو یا صنعت کاری سے نکلنے والا دھواں، اور تمام فضائی ٹرانسپورٹ سے نکلنے والا دھواں، یہ تمام ماحول کو خراب اور تبدیل کرنے کا باعث بنتا ہے۔ جبکہ اللہ تعالی نے ماحول کر پر فضاء بنانے کے لیے ہوائیں چلائیں اور بارشیں بارشیں برسائیں اور اللہ تعالی اپنی مرضی سے کسی بھی علاقے یا خطہ کے لوگوں کو اپنی رحمت کی بارش سے سیراب فرماتا ہے قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

اور اللہ تعالیٰ کی ذات وہ ہے جس نے بھیجا ہواؤں کو اور خوش خبری سناتی ہیں، اس کی رحمت سے پہلے اور ہم نے نازل کیا، آسمان سے پانی پاک کرنے والا۔[35]

اسی طرح فرمان باری تعالیٰ ہے کہ:

پس چاہیے کہ دیکھے انسان اپنے کھانے کی طرف، بیشک ہم نے برسایا پانی کو برسانا۔ پھر ہم نے پھاڑا زمین کو اچھی طرح پھاڑنا پھر ہم نے اگایا اس میں اناج اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور کھجور کے درخت اور باغات گھنے اور پھل اور چارا، فائدہ ہے تمہارے لیے اور تمہارے لیے چوپاؤں کے لیے۔[36]

قدرت نے فضاء کے اندر یہ مختلف قسم کی تبدیلیاں جیسے ہوا میں آکسیجن کی کثرت، ہواؤں کا چلنا، بارشوں کا برسنا، چاروں موسم، دھوپ، گرمی سردی کا ہونا اور ہر قسم کا موسمیاتی تغیر یہ سب کچھ ایسا توازن بھر نظام بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں، حیوانوں، چرند پرند اور آبی حیات کے لیے جینے کے لیے خوشگوار ماحول فراہم

کیالیکن انسانوں کے غلط طرز زندگی اور غیر فطری عوامل کے استعمال سے فضاء کے فطری انداز کو مختلف طریقوں سے تبدیل کیا گیااور یہ حقیقت یہ ہے کاانسان کی غیر فطری عمل نے فضاء کو خراب کیا جس سے فائدے کے بجائے نقصان ہونا شروع ہو گیا۔

فضائی ماحول کو بہتر بنانے کے لیے حکومت کی ذمہ داری ہے کہ مکمل حکمت عملی اپناتے ہوئے فضائی ماحول کو خوشگوار کیا جائے۔ جس کے لیے صنعت کاری سے منسلک افراد کو اس بات کا پابند ہونا چاہیے کہ وہ ایسی ٹیکنالوجی اپنائیں جس سے کم سے کم دھوئیں کا اخراج ہو۔ گاڑیوں کو پیٹرول اور ڈیزل کے بجائے گیس پر چلایا جائے تاکہ دھوئیں کا حجم کم ہو سکے۔ پیٹرول میں سیسہ کی ملاوٹ کم کی جائے۔ دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں پر جرمانہ عائد کا جائے اور فٹنس سرٹیفیکٹ کو لازمی قرار دیا جائے، ری کنڈیشن گاڑیوں کو فٹنس سرٹیفیکٹ فراہم کیا جائے۔

فضائی ماحول کو تبدیل کرنے میں بڑی وجہ معدنی ایندھن کا استعمال ہے، جس میں کوئلہ، تیل، لکڑی، گیس کی صورت میں صنعتوں، بجلی گھروں اور مکانات میں استعمال ہوتا ہے جس کے لیے حکومت کو چاہیے کہ کو بہتر حکمت عملی اختیار کی جائے تاکہ ماحول اور موسم کو تبدیل ہونے میں مدد ہو سکے۔

سردیوں میں فضائی دھند میں اضافہ دیکھنے میں آیا جس سے بیماریوں میں اضافہ ہونے لگا ہے اس کی ایک بڑی وجہ کھیتوں میں کھڑی غیر ضروری فصلوں کو جلانا اور لکڑیوں کو جلانے سے بھی دھند میں اضافہ ہو رہا ہے۔ فضائی ماحول میں گرد آلود ہونے سے بھی دھند اضافہ ہو رہا ہے جس سے فضائی ٹرانسپورٹ کے علاوہ زمینی ٹرانسپورٹ میں دشواری دیکھنے میں آئی ہے اس حوالے سے حکومت وقت کو چاہیے کہ کھیتوں میں جلائے جانے والی فصلوں کی روک تھام کی جائے۔

مختلف سماجی تنظیموں، اسکولوں، کالجوں اور جامعات میں ماحولیات سے متعلق آگاہی پروگراموں کی تنظیمیں بنائی جائیں ان تنظیموں اور مختلف سیاسی و سماجی لوگوں کے ذریعے شجرکاری مہم کو تیز تر کیا جائے۔

ابلاغ سے وابستہ افراد کو چاہیے کہ ابلاغی ذمہ داریاں نبھاتے ہوئے مختلف اشتہاروں، پروگراموں، ٹاک شوز اور معلوماتی ڈراموں کے ذریعے فضائی آلودگی کو ختم کرنے کے لیے اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔

پاکستان میں بدلتے ماحول کی صورتحال:

پاکستان جنوبی ایشیاء میں رقبہ کے لحاظ سے چھوٹا ملک ہے اپنے پڑوس میں دوسرے ممالک کے ساتھ جڑے ہونے کے ساتھ مختلف مسائل کا شکار ہے جیسے بھارت کے ساتھ کوئی خوشگوار تعلقات نہیں ہیں بھارت کے ساتھ زمینی راستے سے منسلک ہونے کی وجہ سے اکثر علاقوں کی مشترکہ حدبندیاں ہیں جس کی وجہ سے اکثر جھڑپوں کا سامنا بھی ہے اس کے علاوہ مون سون کی بارشوں میں بھارت کی جانب سے پانی چھوڑے جانا بھی شامل ہے۔ ان مسائل کے علاوہ آبادی کا تیزی سے بڑھنا، غربت کی وجہ سے لوگوں کا شہروں کی جانب ہجرت کرنا، صاف پانی کا حصول ناممکن وغیرہ یہ وہ عوامل ہیں جو ماحول کو تباہی کی جانب دھکیل دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ ملکی و غیر ملکی حالات کی خرابی، سیاسی اداروں کی ٹوٹ پھوٹ، کمزور ماحولیاتی پالیسی اور اس پر عمل درآمد نہ ہونے کی سبب ملکی ماحولیاتی تغیر پذیری نے مزید بہت سارے مسائل کو جنم لیا ہے۔

پاکستان مختلف مسائل کا شکار ہونے کے ساتھ ساتھ ماحول میں تغیر اور سیلابی صورتحال سے بھی دوچار ہے کیونکہ یہ ملک جنوبی ایشیاء میں سب سے کم جنگلاتی رقبہ رکھنے والا ملک ہے اور جنگلات کو ختم کرنے کا عمل بھی جاری وساری جس سے پہاڑوں سے پانی کا بہاؤ تیزی زمین کی جانب آتا ہے اگر دیکھا جائے تو جنوبی ایشیا میں سب سے کم جنگلاتی رقبہ رکھنے والا ملک گنا جاتا ہے۔ اس کے کل رقبے کا صرف ۵۲ فیصد جنگلات پر مشتمل ہے دوسرے الفاظ میں پاکستان اپنی حدود کے اندر ۸۸۲ ملین ہیکٹر پر مشتمل ہے جس میں سے ۶۱۸ ملین کا سروے کیا جا چکا ہے تقریباً ۲۰ ملین ہیکٹر زمین زرعی مقاصد کے لیے استعمال ہو رہی ہے۔ ۳۱ ملین ہیکٹر کے

جنگلات یا پہاڑی سلسے ہیں یا وہ استعمال نہیں کی گئی یا ناقابل استعمال ہے۔[37] قابل کاشت زمین محدود ہونے کے باعث ملک کو زیادہ سے زیادہ زرعی پیداوار کی ضرورت ہے۔

اگرچہ پنجاب اور سندھ کے صوبوں میں دنیا کا بہترین نظام آبپاشی موجود ہے لیکن غیر صف بستہ بندوں اور ناقص انتظام کے باعث سیم و تھور کے مسائل پیدا ہو رہے ہیں جن کے نتیجے میں قابل کاشت اراضی کا وسیع حصہ ضائع ہو رہا ہے۔ ملک کے شمالی علاقوں میں بھی تھور کے مسئلے پر قابو نہیں پایا جاسکا۔ پہاڑوں پر سے مٹی کی تہہ ہٹ گئی ہے۔ جن کی وجہ سے مٹی کے تودے اپنی جگہ کھسک جاتے ہیں اور دریاؤں کے پاٹ مٹی سے اٹ جاتے ہیں۔[38]

اس کے علاوہ صنعتوں کی پیدا کردہ آلودگی، کیڑے مار دواؤں کا استعمال، نباتات کے تحفظ کے لیے استعمال ہونے والی دواؤں نے زرعی پیداوار، پھلوں اور سبزیوں کو متاثر کیا ہے اس کے علاوہ شہری علاقوں کو شدید سماجی اور ماحولیاتی دباؤ کا سامنا ہے۔ بنیادی سہولتیں غیر تسلی بخش ہیں۔ کچی آبادیوں کی ناقص رہائشی سہولتوں، گنجان ٹریفک، شہری خدمات کی کمی، تفریحی مقامات اور کھلی جگہوں کی کمی کی وجہ سے ماحولیاتی مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ شہری آبادی میں بڑھتا ہوا رجحان اور مکانات اور بڑی بڑی عمارتوں کی تعمیر نے بڑے شہروں میں ماحول کو یکسر بدل کر رکھ دیا ہے۔ کراچی اور لاہور جیسے بڑے شہروں کو دنیا میں آلودہ شہر قرار دیا ہے اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ مناسب حکمت عملی کا نہ ہونا اور ماحولیاتی پالیسیوں پر عمل درآمد نہ ہونا ہے۔ قیام پاکستان کے وقت یہ ملک زرعی ملک کہلایا جاتا تھا اور زرعی ملک ہونے کے باعث غذائی اجناس دوسرے ممالک میں برآمد کیا جاتا رہا ہے لیکن اب یہ حال ہے کہ ملکی غذائی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے باہر ممالک سے اشیاء خوردونوش منگوایا جاتا ہے۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ زرعی اراضی کو مختلف سوسائٹیوں میں تبدیل کیا جارہا ہے اور عمارتوں اور گھروں کے لیے مختلف باغات اور زمینوں کو ختم کیا جارہا ہے۔ کیونکہ پاکستانی معاشرہ ایک ایسے دور سے گزر رہا ہے جہاں پیسے کے حصول نے واحد محرک کی حیثیت اختیار کرلی ہے اس سے کوئی غرض نہیں کہ دولت کس طرح حاصل کی جاتی ہے۔ ہر شخص ملکی مفاد کو پس پشت ڈال کر اپنا الو سیدھا کر رہا ہے۔

گذشتہ سال پاکستان میں شدید بارشوں کی وجہ سے جہاں دیہاتوں کا حال برا تھا وہیں شہری علاقوں میں گندی اور آلودگی کی وجہ سے شہری نظام بری طرح متاثر ہوا۔ جبکہ سندھ کے دیہی علاقوں میں اب تک پانی کھڑا ہے۔ اس کی جوابدہی کون دیگا؟ کیونکہ بلدیاتی اداروں کا نہ ہونا بھی بڑے شہروں کی ابتری کا باعث ہے۔

تجاویز و سفارشات:

1. دین اسلام میں ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کو نصف ایمان کا درجہ دیا ہے۔ اس لیے اگر لوگوں میں دین اسلام کی تعلیمات کے تحت درس دیا جائے تو ماحول میں تبدیلی واقع ہوسکتی ہے۔ علماء کرام، آئمہ مساجد اور مدارس کا کردار اہم ہے۔
2. آج کل کے دور میں سوشل میڈیا اور الیکٹرونک میڈیا بہت طاقتور ذریعہ ابلاغ ہے اس کے ذریعے ماحول و موسم کے بدلتے ہوئے رجحان کو لوگوں تک پہنچایا جاسکتا ہے ۔ جیسا کے اوپر بیان کیا جاچکا ہے کہ ابلاغی ادارے اپنی ذمہ داری نبھاتے ہوئے ماحول پر پروگرامز نشر کریں اور اخبارات میں اشتہارات کے ذریعے آگاہی دیں۔
3. ماحول سے متعلق قرآنی آیات، احادیث اور نظمیں تعلیمی اداروں اور دیگر عوامی مقامات پر آویزاں کی جائیں۔
4. اسکولز کی سطح پر ہوم اکنامکس جیسے نصاب رائج کیا جس میں لڑکیوں اور لڑکوں دونوں کو ماحولیاتی۔ نیچرل سائنس کو لازمی کورس کی صورت میں پڑھایا جس میں، ہوم گارڈنگ، فلٹر واٹر، پودوں کی افزائش، فلوری کلچر وغیرہ۔
5. ملک میں بنجر زمین اور بے آباد زمینوں کو قابل کاشت بنایا جائے تاکہ سیم و تھور کو کم کیا جاسکے اس سے بھی ماحول میں نمایاں تبدیلی ہوتی ہے۔

6. پاکستان میں سردیوں کے شروع ہوتے ہی دھند کا راج ہوتا ہے اس کو ختم کرنے کے لیے فصلوں کی باقیات کو جلانے سے گریز کیا جائے اور قانون بنایا جائے۔
7. پاکستان میں ڈیمز کا تعمیر کو یقینی بنایا جائے تاکہ بارشوں کا صاف پانی ذخیرہ کیا جاسکے جس سے ماحول میں سیلابی صورتحال ہے اس کو روکا جاسکے۔
8. جیسا کہ اوپر بیان کیا جاچکا ہے کہ شہروں کے ساتھ ساتھ اب گاؤں دیہاتوں میں بھی زرعی زمینوں پر سوسائٹیوں اور آبادکاری کا سلسلہ چل نکلا ہے اس کے لیے بھی قانون بنانے کا اشد ضرورت ہے۔ حکومت وقت اس پر نظر ثانی کرے۔
9. بین الاقوامی سطح پر جس طرح مخصوص دن منائے جاتے ہیں جیسے تحفظ ارض، یوم تحفظ آب، عالمی یوم ماحولیات، انرجی سیور ڈے وغیرہ کو منا کر عالمی ماحولیات میں اپنا حصہ ڈالیں تاکہ لوگوں میں زیادہ سے زیادہ آگاہی وشعور آئے۔
10. پاکستان میں جو ماحولیات سے متعلق قوانین بنائے گئے ہیں اس پر عمل درآمد یقینی بنایا جائے۔

حاصل کلام:

ماحول کے طبعی اور حیاتیاتی عناصر قدرتی طور پر سے تغیر پذیر ہیں سطح زمین کی شکلیں آہستہ آہستہ بھی اور اچانک بھی تبدیل ہوتی رہتی ہیں ہوا جو مسلسل چلتی رہتی ہے اور پانی کے چکر، موسم، فضا اور آب وہوا کو بدلتے رہتے ہیں طبعی حالات میں طویل المدت تبدیلی بھی رونما ہوتی ہے۔ جس کے سبب پودوں اور حیوانات کی بہت ساری نسلیں ختم ہوتی جارہی ہیں۔ موسم اور ماحول کی تبدیلی میں انسان کی اپنا عمل دخل زیادہ ہیں انسان کی ماحول مخالف سرگرمیاں رہی جس کی وجہ سے زمین، فضا اور سمندر میں موسم اور ماحول میں خرابی پیدا ہوئی ہے اس حوالے سے قرآن میں درج ہے کہ: اور جب وہ تمہارے پاس سے دور ہوتے ہیں تو ان کی ساری بھاگ دوڑ اس لیے ہوتی ہے کہ زمین میں فساد مچائیں اور کھیتی اور نسل کو تباہ کریں اور اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔[39]

اللہ تعالیٰ نے مختلف دور میں مختلف انبیاء کو بھیجا تاکہ انسان کی بقا اور ضروریات زندگی کی فطری ضروریات کو پورا کیا جاسکے آخری نبی الزماں ﷺ نے پوری انسانیت کی بقا کے لیے کچھ اصول وضوابط بتائے جس کے ذریعے بہتر طرز زندگی کو اپنایا جاسکتا ہے اگر ان اصول وضوابط کو اپنالیا جائے تو انسانیت کے لیے بہت سود مند ثابت ہوگا۔ حضور پاک ﷺ نے چھوت کی بیماری یا طاعون جیسی بیماری کو ماحول کے لیے خطرناک قرار دیا اس حوالے سے انہوں نے کہا کہ: کسی مقام پر طاعون کی خبر سنو تو وہاں نہ جاؤ اور تمہاری جگہ پر آجائے تو بھاگ کر مت نہ نکلو۔[40]

اسی طرح ۲۰۱۹ء میں کووڈ-۱۹ وباء کی وجہ سے ماحول میں خوف وہراس پھیل گیا اور پوری دنیا اس کی لپیٹ میں آگئی اور متعدد اموات نے پوری دنیا میں سراسیمگی فضا قائم کردی اس وباء کی وجوہات کئی بتائیں گئیں لیکن اصل وجہ ماحول میں آلودگی، فضائی آلودگی اور صفائی ستھرائی کے فقدان نے اس وباء کو ماحول میں پھیلنے میں مدد کی۔ ہر چیز جیسے جامد ہوگی ہو جبکہ فضائی اور زمینی آمد ورفت بالکل ختم کردی گئی اور ماحول کو صاف رکھنے کے لیے قواعد وضوابط عائد کردی گئیں۔ مقامی صنعتیں بند کردی گئیں، جس سے قدرتی طور پر ماحول میں تبدیلی دیکھنے میں آئی۔ چین میں اسٹینفرڈ یونیورسٹی کے پروفیسر برک نے مصنوعی سیارچوں سے حاصل کی گئی زمینی تصاویر کے ذریعے بتایا تھا کہ چین کی فضاؤں میں مضر صحت نائٹروجن ڈائی آکسائیڈ گیس کے اخراج میں غیر معمولی کمی دیکھنے میں آئی ہے۔[41] اسی طرح امریکی خلائی ناسا کے مطابق کرونا وائرس سے صنعتی سرگرمیوں، کاروں، ٹرکوں، پاور پلانٹس کی بندش کے نتیجے میں دنیا کے ماحول پر بھی انتہائی مثبت اثرات مرتب ہوئے ہیں اور فضاء میں مختلف گیسوں کے اخراج میں غیر معمولی دیکھنے میں آئی ہے۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ماحول اور موسم کی تبدیلی کی وجہ اوزون کی تہہ میں شگاف، گلوبل وارمنگ، گرین ہاؤس ایفیکٹ، سونامی، گلیشیر کا تیزی سے پگلنا، سمندر کی سطح کا بلند ہونا، ساحلی علاقوں میں خوفناک طوفانوں کا

سلسلہ، سیلاب، زلزلے، اور طرح طرح کی خطرناک وبائیں اور امراض بدلتے ہوئے ماحول کا اظہار ہیں انسان نے اپنے اردگرد کے ماحول کو تبدیل کرنے میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔ ارشاد باری تعالی ہے کہ: خشکی اور تری میں لوگوں کی بداعمالیوں کے باعث فساد پھیل گیا ہے اس لیے کہ انہیں ان کے بعض کرتوتوں کا پھل اللہ تعالی چکھادے بہت ممکن ہے کہ وہ باز آجائیں۔[42] ایک جگہ اور قرآن میں بیان ہے کہ: اور زمین میں اصلاح کے بعد فساد برپا نہ کرو۔[43] لیکن عصر حاضر کے انسان نے زمین کے اس توازن اور تناسب کو اس قدر بگاڑ دیا ہے کہ چرند، پرند، حیوانات اور نباتات کے علاوہ خود اس کا اپنا وجود خطرے میں ہے انسان نے اس کرۂ ارض کو آلودہ کرنے میں بھرپور کردار ادا کیا جس سے موسم اور ماحول میں تبدیلی واقع ہوئی ہے۔

حوالہ جات وحواشی:

[1] فیروز اللغات، جلد سوم، ص ۱۱۷۸

[2] القرآن، البقرہ: ۲:۱۷

[3] رفیق خان، ڈاکٹر، ماحول اور ہم (لاہور: اردو سائنس بورڈ، ۲۰۰۵) ص ۱۰

[4] حقی، شان الحق، فرہنگ تلفظ (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۵،) ص ۸۷۵

[5] ابوزریق، علی رضا، البیہتہ والانسان، (اصداردعوۃ العالم الاسلامی، ۱۴۱۶ھ،) ص ۷

[6] شمس الحق، محمد، ماحولیات، (دہلی: قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، انڈیا) سن ۲۰۰۲، ص ۱۰

[7] خاں، شازلی حسن، ڈاکٹر، ماحولیاتی سائنس، (علی گڑھ: ایجوکیشنل بک ہاؤس، انڈیا) سن ۲۰۱۴، ص ۲۱

[8] ایضاً، ص ۲۲

[9] شمس الحق، محمد، ماحولیات ص ۱۰۱

[10] (www.britannica.com/scince/pollution-environment Accessed 11-1-2023)

[11] عنبرین، رفیق، ماحولیاتی آلودگی (لاہور: اردو سائنس بورڈ، ۱۹۹۳) ص ۹

[12] قاسمی، مفتی اختر امام عادل، ماحولیاتی آلودگی ومسائل، ص ۵

[13] شمس الحق، محمد، ماحولیات، ص ۵۱

[14] ایضا، ص ۵۱

[15] ایضاً ص ۵۲

[16] ایضاص ۵۳

[17] خاں، شازلی حسن ڈاکٹر، ماحولیاتی سائنس، ص ۲۴

[18] ایضاً، ص ۲۵

[19] ابو داؤد، السنن، کتاب الطہارت ۲۔۷۸۲

[20] الصحیح المسلم، باب فضل المدینہ ، ج ۔۱، ص ۲۴۴، رقم الحدیث۔۲۹۴۷

[21] البخاری محمد بن اسماعیل الجامعالصحیح کتابالمزار عۃ ،باب فصل الزرع و الفرس اذ اکل منہ، رقم الحدیث: ۲۳۲۰

[22] مسند الامام احمد بن حنبل ، ج:۳ ص ۱۹۱، حدیث نمبر :۳۰۰۴

[23] اسلم پرویز، ڈاکٹر، ماحولیات، (اسلام آباد: اسلام فقہ اکیڈمی) ص ۵

[24] ڈاکٹر حمید اللہ، ڈاکٹر، خطبات بہاولپور، (اسلام آباد: ادارۂ تحقیقات اسلامی)، ص ۲۴۴

[25] ایضاً،ص ۲۴۴

[26] القرآن ، البقرہ: ۳۶

[27] القرآن ، البقرہ:۵۵

[28] القرآن: الانبیا، ۲۱؛ ۳۰

[29] خاں،شازلی حسن،ڈاکٹر،ماحولیاتی سائنس،ص ۵۴

[30] ایضاً،ص ۵۵

[31] خاں،شازلی حسن،ڈاکٹر،ماحولیاتی سائنس،ص ٦٦

[32] ایضاً،ص ٦٧

[33] مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح للمسلم، کتاب الاشربة ، باب الامر بتعطه ، الاناة والکال و السقاء

[34] المتقی، علی بن حسام الدین عبد الملک ہندی، کنز العمال، (بیروت: مؤسسة الرسالة، 1985)

[35] القرآن، الفرقان:۴۸

[36] القرآن، سورۃ عبس:۲۴-۳۲

[37] فرخ۔ ش،ماحولیات، قانون اور ہم،(لاہور: دستاویز مطبوعات،نیور گارڈن،۱۹۹۶)ص ۱۱

[38] ایضاً،ص ۱۲

[39] القرآن، سورۃ البقرہ: ۲۰۵

[40] الجامع الصحیح المسمی صحیح مسلم، ج ۷ ص ۲۷ حدیث نمبر: ۵۹۰۶

[41] McMahon, Jeff."Sتudy; Coronavirus lockdown Likely Saved 77,000 lives in china Just By reducing Pollution" retrive from www.forbes.com access 20-1-2023

[42] القرآن، سورۃ الروم:۴۱

[43] القرآن، سورۃ الاعراف:۸۵